ازعدالت عظمی

بالبیر سنگھ

بنام

اسٹیٹ

26 ستمبر 1996

[ڈاکٹر۔اے۔ایس۔آنند۔اور کے۔ٹی۔تھامس،جسٹسز]

دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ،:1987

دفعہ 5–مطلع شدہ علاقے میں ملزم کے قبضے سے غیر مجاز رائفل اور 161 زندہ کارتوس برآمد–خصوصی عدالت کے ذریعے ٹرائل–سزا اور 8 سال کی سزا آر۔آئی۔دی گئی–اپیل–سزا کو اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا کہ ملزم کے قبضے میں پائی گئی رائفل کی شناخت کو اتنا ہی مشکوک قرار دیا گیا جتنا کہ کچھ گواہوں نے رائفل کو اے کے 47 کے طور پر بیان کیا جبکہ دوسرے نے اسے اے کے 56 کے طور پر بیان کیا اور پولیس نے کسی آزاد گواہ سے پوچھ گچھ نہیں کی–رائفل کو اے کے 47 یا اے کے 56 کے طور پر بیان کرنا زیادہ نتیجہ خیز نہیں ہے–استغاثہ کے شواہد سے کوئی شک نہیں ہے کہ ملزم کے قبضے سے برآمد ہونے والی رائفل ما حصل D-1 طور پر نشان زد رائفل تھی جس پر نمبر 516275 تھا–بازیابی سے متعلق گواہوں نے ہتھیار کی شناخت کی–اس کے علاوہ ملزم کے قبضے سے 161 زندہ کارتوس برآمد ہوئے اور یہ برآمدگی خود دفعہ 5 کی دفعات کو راغب کرے گی–گواہوں کے شواہد کو محض اس لیے داغدار نہیں کہا جا سکتا کہ وہ پولیس فورس سے تعلق رکھتے ہیں–ان کے پاس ملزم کو جھوٹا پھنسانے کی کوئی وجہ نہیں تھی–انہوں نے کراس ایگزامینیشن کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے–سنٹرل فرانزک سائنس لیبارٹری کی رپورٹ ان کے شواہد کی کافی تصدیق کرتی ہے–ملزم کو پارک سے گرفتار کیا گیا تھا اور کچھ لوگ جو دور سے دیکھ رہے تھے موقع پر نہیں آئے–ایسے حالات میں جو کسی میں شامل نہیں ہو رہے تھے–ان افراد کا بطور گواہ استغاثہ کے مقدمے کی ساکھ کو متاثر نہیں کر سکتا–اس بات کے کافی شواہد موجود ہیں کہ ملزم کے پاس اطلاع شدہ علاقے میں غیر مجاز رائفل اور 161 زندہ کارتوس تھے–سزا برقرار رکھی گئی–ملزم کی عمر 20 سال ہے،سزا کو کم کر کے 6 سال کر دیا گیا ہے۔آر آئی

سنجے دت بنام اسٹیٹ،[1994] 5ایس سی سی 410،اس کے بعد آیا۔

پارس رام بنام اسٹیٹ ہریانہ،[1992] 4ایس سی سی 662،اب "ہتھیاروں اور گولہ بارود" کی تشریح پر ایک اچھا قانون نہیں تھا۔

فوجداری اپیل کا عدالتی حد اختیار 1996: کی فوجداری اپیل نمبر 641۔

1993 کے سیشن کیس نمبر 14 میں نامزد عدالت 14.2.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

خیر سگالی اندیور، سنت لال نیر اور پی ایس۔ اپیل کنندہ کے لیے شرما

مسز کے امیر یشوری، شمبھو پی ڈی۔ جواب دہندہ کے لیے سنگھ اور بی کرشنا پرساد

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ، 1987 (جسے اس کے بعد ٹاڈا کہا جاتا ہے) کی دفعہ 19 کے تحت یہ اپیل 14 فروری 1996 کے فیصلے اور حکم کے خلاف ہدایت کی گئی ہے جس کے ذریعے اپیل کنندہ کو ٹاڈا کی دفعہ 5 کے تحت جرم کا مجرم قرار دیا گیا ہے اور اسے آٹھ سال کی سخت قید اور ایک ہزار روپے جرمانہ ادا کرنے کی سزا سنائی گئی ہے اور نادہندہ کو چھ ماہ کی سادہ قید کی سزا سنائی گئی ہے۔

اپیل کنندہ کے خلاف استغاثہ کا مقدمہ یہ ہے کہ 6 اپریل 1992 کو پی ڈبلیو 1 ایچ سی مارورام، جو پی سی آر وین نمبر وکٹر 79 کے انچارج تھے، کیلاش کالونی میں مقیم رجسٹریشن نمبر ڈی ڈی وی 6920 والی ماروتی خانہ بدوش، کانسٹیبل چندر پال اور ڈرائیور کانسٹیبل راج کمار کے ساتھ تقریباً 2 بج کر 05 منٹ پر ایک وائرلیس پیغام موصول ہوا جس میں کہا گیا کہ سبز رنگ کی پینٹ، سبز رنگ کے جوتے پہنے ہوئے اور سبز رنگ کا بیگ رکھنے والا شخص مشکوک حالات میں موجود ہے اور اگر اس کے بیگ کی تلاشی لی گئی تو اس میں کچھ ممنوعہ چیز کی موجودگی ظاہر ہو سکتی ہے۔ یہ اطلاع ملنے پر پی ڈبلیو 1 پولیس پارٹی کے دیگر ارکان کے ساتھ ریلیکس ریسٹورانٹ کی طرف بڑھا۔ ریلیکس ریستوراں پہنچنے پر ریستوراں کے مالک سے پوچھ گچھ کی گئی کہ کیا اس نے اس تفصیل کے ساتھ کسی شخص کو دیکھا ہے لیکن اس نے منفی جواب دیا۔ اس دوران یہ دیکھا گیا کہ اپیل کنندہ تھوڑے ہی فاصلے پر ایک پارک میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے سبز رنگ کے جوتے، سبز رنگ کی پینٹ پہنی ہوئی تھی اور اس کے ساتھ سبز رنگ کا بیگ تھا۔ پولیس کا دستہ اس کے قریب پہنچ گیا۔ وہ الجھن میں پڑ گیا اور بیگ کھولنے کی کوشش کی۔ تاہم وہ حد سے زیادہ طاقتور تھا۔ کانسٹیبل چندر پال، پی ڈبلیو 2 نے اپیل کنندہ سے بیگ چھین لیا۔ بیگ کی جانچ پڑتال کرنے پر ایک رائفل اور کچھ کارتوس کے علاوہ رائفل سے لیس زندہ کارتوس پر مشتمل خالی میگزین اور میگزین برآمد کیا گیا۔ ضبط شدہ اشیا کے ساتھ اپیل کنندہ پی ایس گریٹر کیلاش کی طرف بڑھا اور تھانے کے دروازے پر ایس آئی سکھبیر سنگھ اور کانسٹیبل پنچ نے پولیس پارٹی سے ملاقات کی۔ رائفل کے ساتھ 137 زندہ کارتوس پر مشتمل بیگ اور 24 زندہ کارتوس پر مشتمل رائفل سے لیس میگزین بھی قبضے میں لے لیا گیا۔ سبز رنگ کے تھیلے کے اندر دو اور تھیلے تھے۔ بیگ میں ایک سفید رنگ کی بیڈ شیٹ اور گلابی رنگ کی بیڈ شیٹ کے علاوہ ایک پٹکا بھی تھا۔ خالصتان آرمڈ فورسز (ادھوکے) کے نام پر مشتمل کچھ طباعت شدہ کاغذات بھی برآمد ہوئے۔ رائفل پر ایک اسٹیکر تھا جس پر" نام کھماری نانکا چار ری رہے دن رات" لکھا ہوا تھا۔ میگا میگزین پر بھی ایک اسٹیکر تھا جس پر گورمکھی میں" راج کریگا خالصہ" لکھا ہوا تھا۔ رائفل ایکسٹریکٹ پیج 1 کے ساتھ دو رسالے ایکسٹریکٹ پیج 2 اور پیج 3 اور زندہ کارتوس جن کی تعداد 161 (137 کارتوس کے علاوہ ایک میگزین میں 24 زندہ کارتوس) کو قبضے میں لے لیا گیا اور انہیں مختلف پارسل میں بند کر کے ایس بی

ایس کی مہر سے سیل کر دیا گیا۔ ذاتی تلاشی اور تھیلوں کی تلاشی سے ملنے والی دیگر اشیا کو بھی الگ الگ پارسل میں بند کر کے ایس پی ایس کی مہر سے سیل کر دیا گیا۔ مہر بند پارسل مہرر مل خانہ کے پاس جمع کیے گئے اور بعد میں سنٹرل فارنسک سائنس لیبارٹری کو بھیجے گئے۔ سنٹرل فارنسک سائنس لیبارٹری پی ڈبلیو 9 / ایف کی رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ ایس پی ایس کی مہر کے ساتھ ہتھیاروں اور گولہ بارود پر مشتمل مہر بند پارسل لیبارٹری میں موصول ہوئے تھے اور رائفل کی جانچ کرنے پر یہ کام کرنے کی حالت میں پایا گیا۔ بیلسٹک ماہر نے رائے دی کہ رائفل آرمز ایکٹ کے معنی میں ایک بازو ہے۔ رائفل سے ایک پرکھ کارتوس فائر کیا گیا اور یہ رائے دی گئی کہ 161 کارتوس جو برآمد کیے گئے تھے وہ زندہ کارتوس تھے۔ تفتیش مکمل ہونے پر، اپیل کنندہ پر ٹاڈا کی دفعہ 5 کے تحت جرم کا مقدمہ چلایا گیا اور جیسا کہ اوپر دیکھا گیا ہے اسے مجرم قرار دیا گیا اور سزا سنائی گئی۔

استغاثہ نے اپیل گزار کو جرم سے جوڑنے کے لیے نو گواہوں سے پوچھ گچھ کی۔ اس نے ثبوت کے طور پر مہرر ملکھانہ کا حلف نامہ اور سی ایف ایس ایل کی رپورٹیں بھی پیش کیں۔ مقدمے کی سماعت میں ضبطی میمو وغیرہ سمیت مختلف دستاویزات بھی پیش کی گئیں۔ اپیل کنندہ نے دفعہ 313 فوجداری پی سی کے تحت درج اپنے بیان میں اپنے خلاف استغاثہ کے الزامات کی تردید کی۔ اس نے اپنے دفاع میں ڈی ڈبلیو 1 منجیت سنگھ کا جائزہ لیا جس نے اس اثر کا سرٹیفکیٹ دیا تھا کہ اپیل کنندہ ایک اچھا اخلاقی کردار ادا کر رہا تھا۔

ہم نے فریقین کے فاضل وکیل کی مدد سے شواہد کا جائزہ لیا ہے اور ریکارڈ کا جائزہ لیا ہے۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ استغاثہ کے مقدمے میں اتنی ہی سنگین خامی تھی جتنی کہ پی ڈبلیو 1 نے بیان کیا کہ اپیل کنندہ سے جو برآمد ہوا وہ رائفل اے کے 47 تھی، پی ڈبلیو 7 نے اپنے ثبوت میں بیان کیا کہ برآمد شدہ ہتھیار اے کے 56 تھا اور سوال نمبر 1 میں اپیل کنندہ کے سامنے دفعہ 313 فوجداری پی سی کے تحت رکھا گیا تھا۔ اسے بتایا گیا کہ اس کے پاس زندہ کارتوس کے علاوہ اے کے 56 رائفل بھی پائی گئی ہے۔ اس بنیاد پر یہ دلیل دی جاتی ہے کہ ہتھیار کی شناخت مشکوک قرار دی گئی ہے۔ درحقیقت یہ تغیر پی ڈبلیو 1 اور پی ڈبلیو 7 کے شواہد میں موجود ہے۔ تاہم، ہماری رائے میں اس کا زیادہ اثر نہیں ہے۔ اپیل گزار سے برآمد ہونے والی رائفل پر نمبر 516275 تھا۔ اس نمبر کا ذکر جائے وقوع پر تیار کیے گئے فردِ ضبطی میں کیا گیا تھا۔ یہ وہ ہتھیار تھا جو سی ایف ایس ایل کو بھیجا گیا تھا اور اس کی رپورٹ ایکسٹریکٹ پی ڈبلیو 9 / ایف میں سی ایف ایس ایل نے پایا کہ رائفل نمبر 516275، ایکسٹریکٹ پیچ 1، کام کرنے کی ترتیب میں تھی اور آرمز ایکٹ کے تحت بازو کی تفصیل کے مطابق تھی۔ عدالت میں پی ڈبلیو 1 اور پی ڈبلیو 7 سمیت اسلحہ اور گولہ بارود کی بازیابی سے متعلق استغاثہ کے تمام گواہوں نے رائفل نمبر 516275، ماحصل پیچ 1 کی شناخت رائفل کے طور پر کی جو اپیل گزار سے اس کی گرفتاری کے وقت برآمد ہوئی تھی۔ پی ڈبلیو 7 نے رائفل ایکسٹریکٹ پیچ 1 کو بھی اس ہتھیار کے طور پر شناخت کیا۔ اس لیے کچھ بھی نہیں پتہ چلتا ہے کہ آیا رائفل کو پی ڈبلیو 1 نے اے کے 47 اور پی ڈبلیو 7 نے اے کے 56 کے طور پر بیان کیا تھا۔ اپنے جرح کے دوران، پی ڈبلیو 7 نے کہا کہ اس نے پہلے کبھی اے کے 56 رائفل نہیں دیکھی تھی اور اس نے کبھی ایسی کوئی رائفل نہیں چلائی تھی۔ اسے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ میگزین کو اے کے 56 رائفل میں کیسے نصب کیا جاتا ہے یا کیا اے کے 56 واحد رائفل ہے جو چین میں بنی ہے۔ لہذا، ہمیں ایسا لگتا ہے کہ رائفل ایکسٹریکٹ پیچ 1 جس پر نمبر 516275 کو اے کے 47 یا اے کے 56 کے طور پر بیان کیا گیا ہے، زیادہ نتیجہ خیز نہیں ہے اور اس سے ہتھیار کی شناخت کے بارے میں کوئی شک پیدا نہیں ہوتا ہے۔ استغاثہ کے شواہد سے کوئی شک نہیں ہے کہ اپیل گزار کے قبضے سے جو رائفل برآمد ہوئی تھی وہ رائفل ماحصل پیچ 1 تھی جس کا نمبر 516275

تھا۔

اس کے بعد اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ اگرچہ اپیل کنندہ کو پارک سے گرفتار کیا گیا تھا جہاں متعدد گواہ موجود تھے، استغاثہ نے کسی آزاد گواہ سے پوچھ گچھ نہیں کی تھی اور اس لیے استغاثہ کا مقدمہ مشکوک قرار دیا گیا تھا۔ ہم متفق نہیں ہو سکتے۔ جن استغاثہ کے گواہوں سے پوچھ گچھ کی گئی ہے ان میں سے کسی میں بھی اپیل گزار کے خلاف کوئی بدارضی یا بدنیتی نہیں تھی۔ یقینا، ان سب کا تعلق پولیس فورس سے ہے لیکن محض اس وجہ سے ان کے شواہد کو داغدار نہیں کہا جا سکتا۔ چونکہ محکمہ جاتی گواہ استغاثہ کے مقدمے کی کامیابی میں دلچسپی رکھتے ہوں گے اس لیے ان کے شواہد کی زیادہ احتیاط کے ساتھ جانچ پڑتال کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم نے استغاثہ کے تمام گواہوں کے شواہد کا تنقیدی اور احتیاط سے تجزیہ کیا ہے اور پتہ چلا ہے کہ طویل جرح کے باوجود ایسا کچھ بھی سامنے نہیں آیا ہے جو کسی بھی طرح سے ان کی گواہی کو بدنام کرے۔ ان گواہوں کے پاس اپیل گزار کو جھوٹا پھنسانے کی کوئی وجہ نہیں تھی۔ وہ کراس امتحان کے امتحان پر کھڑے ہوئے ہیں۔ سی ایف ایس ایل کی رپورٹ ان کے شواہد کی کافی تصدیق کرتی ہے۔ یہ پی ڈبلیو 1 کے ثبوت میں ہے کہ جب اپیل کنندہ حد سے زیادہ طاقت میں تھا، تو کچھ افراد دور سے دیکھ رہے تھے لیکن ان میں سے کوئی بھی موقع پر نہیں آیا۔ ان حالات میں ان گواہوں میں سے کسی میں شامل نہ ہونا استغاثہ کے مقدمے کی ساکھ کو متاثر نہیں کر سکتا۔

ٹاڈا کی دفعہ 5 کے تحت کسی ملزم کو مجرم قرار دینے کے لیے، سنجے دت بنام ریاست، [1994] 5 ایس سی سی 410 میں آئینی بنچ نے فیصلہ دیا کہ استغاثہ کو یہ ثابت کرنے کی ضرورت ہے کہ ملزم ہوش میں قبضے میں تھا، غیر مجاز طور پر کسی نوٹیفائیڈ ایریا میں تھا جس میں کسی بھی اسلحہ اور گولہ بارود کا زمرہ I کے کالم 2 اور 3 یا اسلحہ قواعد، 1962 کے گوشوارہ I کے زمرہ III (اے) یا بم، ڈائنامائٹ یا دیگر دھماکہ خیز مواد کا ذکر کیا گیا ہے اور قانونی مفروضے کے پیش نظر استغاثہ کو کسی بھی دہشت گرد یا خلل ڈالنے والی سرگرمی کے ساتھ مزید گٹھ جوڑ ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

موجودہ معاملے میں ریکارڈ پر یہ ظاہر کرنے کے لیے کافی ثبوت موجود ہیں کہ اپیل کنندہ کے پاس رائفل ما حصل صفحہ 1 تھا جس پر نمبر 516275 تھا جو ہتھیار سی ایف ایس ایل کی رپورٹ کے مطابق آرمز ایکٹ کے تحت بازو کی تفصیل کا جواب دیتا ہے۔ اپیل کنندہ کے پاس اس طرح کے ہتھیار کا کوئی لائسنس نہیں تھا اور اس طرح اس کے غیر مجاز قبضے میں تھا۔ اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ بازیابی اس علاقے سے کی گئی تھی جو ایک اعلان شدہ نوٹیفائیڈ علاقہ تھا۔ ٹی اے ڈی اے کی دفعہ 5 کے تحت جرم ثابت کرنے کے لیے ضروری تمام اجزاء کیس میں قائم ہیں اور اس کی سزا اچھی طرح سے قابل قدر ہے۔

مقدمے سے الگ ہونے سے پہلے، یہ بتانا مناسب ہوگا کہ اگرچہ یہ کہنا ممکن ہو سکتا ہے، دلائل کی خاطر، اگرچہ اس کی کوئی بنیاد نہیں ہے، کہ دفعہ 313 کے تحت اپیل کنندہ کے بیان میں رکھے گئے ہتھیار کی تفصیل مجرمانہ پی سی کے طور پر اے کے 56 نے اسے تعصب کا شکار کیا تھا، اس کے باوجود استغاثہ کے مقدمے کو متاثر نہیں کرے گا کیونکہ ریکارڈ پر ایسا کچھ نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ رائفل ما حصل 1 اے کے 56 رائفل نہیں تھی۔ دفعہ 313 فوجداری پی سی کے تحت اپنے بیان میں اپیل گزار کو پوچھے گئے سوال نمبر 4 کے جواب کے علاوہ کارتوس کے علاوہ رائفل ایکسٹریکٹ 1 کی بازیابی کی طرف خاص طور پر اس کی توجہ طلب کی گئی تھی۔ لہذا، اس بات کا کوئی امکان نہیں ہو سکتا کہ سوال نمبر 1 میں اے کے 56 کا ذکر کرنے سے اپیل گزار کے ساتھ کوئی تعصب پیدا ہوا ہو۔ اس کے

علاوہ اس کے قبضے سے 161 زندہ کارتوس بھی برآمد ہوئے۔ پارس رام بنام ریاست ہریانہ، [1992] 4 ایس سی سی 662 میں اس عدالت کی طرف سے مقرر کردہ قانون، کہ دفعہ 5 کے تحت کسی جرم کے لیے وصولی" ہتھیاروں اور گولہ بارود" کی ہونی چاہیے نہ کہ" بازو" یا " گولہ بارود" کی، سنجے دت کے معاملے (اوپر) میں آئینی بنچ کی طرف سے اچھا قانون نہیں قرار دیا گیا ہے، جس میں یہ رائے دی گئی تھی کہ ٹاڈا کی دفعہ 5 میں" اسلحہ اور گولہ بارود" کے بیان محاورہ کی تشریح کرتے ہوئے، الفاظ کو متضاد طور پر نہیں بلکہ متضاد طریقے سے پڑھنا چاہیے۔ اپیل کنندہ کے پاس ایک مطلع شدہ علاقے میں جان بوجھ کر اور غیر مجاز طور پر 161 لائف کارتوس پائے گئے۔ یہ وصولی خود ہی ٹی اے ڈی اے کے سیکشن 5 توضیعات کو راغب کرے گی۔

تاہم، اگلا سوال جملے کی مقدار کے حوالے سے ہے۔

اپیل کنندہ کو ایک ہزار روپے کے جرمانے کے علاوہ 8 سال کی سخت قید کی سزا سنائی گئی ہے۔ اس کی عمر تقریبا 20 سال تھی۔ مقدمے کے حقائق اور حالات میں، ہماری رائے میں، یہ انصاف کے مقاصد کو پورا کرے گا اگر اپیل کنندہ کی بنیادی سزا کو 8 سال کی سخت قید سے کم کر کے چھ سال کی سخت قید کر دیا جائے جبکہ جرمانے کی سزا اور اس کی خلاف ورزی کی سزا کو برقرار رکھا جائے۔ ہم اسی کے مطابق آرڈر دیتے ہیں۔ جملے میں مذکورہ ترمیم کے ساتھ اپیل کی جزوی طور پر اجازت ہے۔

آر۔ پی۔

جزوی طور پر اپیل کی منظوری ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document